***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Study of Different Methodologies in Hashiyah Sindhi and Biographical Narratives of Hadith Transmitters

حاشیہ سندھی اور تراجم رواۃ میں مختلف مناہج کا مطالعہ

Dr. Asma Bibi
EST, School Education Department Punjab
Email: ranaasma09@gmail.com

Abstract

This study explores the different methodological approaches adopted in Hashiyah Sindhi and the biographical treatment of Hadith transmitters (Tarājim al-Ruwāt). Hashiyah Sindhi, authored by Shaykh Abū al-Ḥasan Muḥammad ibn ʿAbd al-Hādī al-Sindhī, is regarded as an important scholarly commentary on Sunan al-Nasā'ī. The work demonstrates a distinctive methodology in explaining Hadith texts, clarifying difficult expressions, discussing chains of transmission, and highlighting relevant juristic and linguistic aspects. Alongside textual commentary, the biographical evaluation of narrators constitutes an important dimension of Hadith scholarship, as the reliability and status of narrators directly influence the assessment of Hadith authenticity. This research comparatively examines the methodologies used in Hashiyah Sindhi for introducing and evaluating narrators, with particular attention to their names, lineage, scholarly status, teachers, students, reliability, and critical assessments by the scholars of al-Jarḥ wa al-Taʿdīl. The study also analyzes the extent to which al-Sindhī relies on earlier biographical and Hadith sources and how he presents differing scholarly opinions concerning narrators. Through an analytical and comparative methodology, the research seeks to identify the distinctive features, strengths, and limitations of these approaches. The study concludes that Hashiyah Sindhi reflects a balanced engagement with both Hadith commentary and narrator criticism, thereby providing valuable material for understanding the methodological development of Hadith scholarship and the principles employed in evaluating the transmitters of Prophetic traditions.

Keywords: *-Jarh wa al-i, Narrators, Hadith Methodology, al'Nasa-Sunan al ,Hashiyah Sindhi .dil'Ta*

تعارف:

علمِ حدیث میں شروحاتِ حدیث اور تراجمِ رواۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ حدیث کے متن کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کے رواۃ کے حالات، علمی مقام، ثقاہت اور جرح و تعدیل سے آگاہی بھی صحتِ حدیث کے تعین میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حاشیہ سندھی علی سنن النسائی شیخ ابو الحسن محمد بن عبد الہادی السندی کی معروف علمی کاوش ہے، جس میں احادیث کی مختصر مگر جامع توضیح کے ساتھ رواۃ اور اسناد سے متعلق اہم نکات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق میں حاشیہ سندھی اور تراجمِ رواۃ میں اختیار کیے گئے مختلف مناہج کا مطالعہ کیا جائے گا۔ اس میں خصوصاً رواۃ کے تعارف، نام و نسب، کنیت، شیوخ و تلامذہ، علمی مقام، ثقاہت اور جرح و تعدیل سے متعلق ائمۂ حدیث کی آراء کے بیان کے طریقۂ کار کا جائزہ لیا جائے گا۔ مزید برآں، حاشیہ سندھی میں رواۃ کے حوالے سے پیش کیے گئے اقوال اور ان کے مصادر کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے مؤلف کے منہج کی نمایاں خصوصیات کو واضح کیا جائے گا۔ اس تحقیق کا مقصد حدیثی روایت کی تفہیم اور رواۃ کی علمی جانچ کے ضمن میں حاشیہ سندھی کے منہجِ تحقیق و تنقید کو نمایاں کرنا ہے۔

تراجم راوی میں مختلف اسلوب:

ابوالحسن سندھی اپنے حاشیہ علی النسائی میں تراجم رواۃ کو جو اسلوب اپناتے ہیں 'انکا تجزیہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔ترجمہ راوی میں مولانا راوی کے نام و نسب 'کنیت ولقب' کے ساتھ صحیح و سقیم ہونے کی تصریح کے ساتھ سماع و طرق سماع کا بھی تذکرہ فرماتے ہیں۔ان سب کی تفصیل آئندہ صفحات میں پیش کی جارہی ہے۔

راوی کے نام کی وضاحت جبکہ سند حدیث میں کنیت کا ذکر ہو۔

اگر حدیث میں نام کے بجائے کنیت ہو 'تو پھر راوی کے نام کی بھی وضاحت فرمادیتے ہیں اور تلفظ کی بھی اعراب کے ذکر کے ساتھ وضاحت کرتے ہیں۔اور راوی کی حیثیت اس لحاظ سے بھی واضح کرتے ہیں 'کہ کثیر الروایات ہے یا قلیل الروایات۔کتاب الجنائزہ کی حدیث جو زیر عنوان "وتسوية القبور اذا رفعت" میں ہے ۔حدیث ہے:

"عن ابی الهياج قال" قال علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیه رسول۔۔۔"[1]

"ابی الھیاج سے روایت ہے کہ علیؓ نے فرمایا کہ سن لو میں تم کو اسی چیز پر بھیجوں گا جس پر نبی کرم نے مجھے بھیجا کہ کوئی قبر اونچی مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ"

اس حدیث میں راوی ھیاج کے متعلق صاحب حاشیہ فرماتے ہیں۔

"بفتح الها وتشد يد الياء ۔۔۔اسمه حيان بفتح الحاء المهملة وتشديد الياء المثناة من تحت ليس له فی الكتب الاهذا الحديث الواحد كذا ذكره السبوطی "

"ھا کے فتحہ کے ساتھ اور یا کے شد کے ساتھ اور آخر میں جیم ہے۔یعنی ھیاج نام ہے۔۔۔یا 'پھر اسکا نام حیان ہے 'ح کے فتحہ اور یا کے شد کے ساتھ 'اور اس کتاب کے علاوہ اس راوی سے کہیں روایت مروی نہیں ہے 'جیسا کہ امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔کہ ھیاج سے صرف یہی حدیث منقول ہے۔"اس ترجمہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابی ھیاج راوی سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور کہیں حدیث مروی نہیں ہے۔"

ابہام کی وضاحت باپ کے نام کے ذکر کے ساتھ کرنے میں اسلوب:

جیسا کہ کتاب مناسک الحج، کی حدیث کی وضاحت یوں کرتے ہیں۔

"اخبرنی عمران بن يزيد قال حد ثنا عيسی وهو ابن يونس قال حدثنا الاعمش عن مسلم البطين عن علی بن حسين عن مروان بن الحكم ۔۔قال كنت جا لسا عند عثمان فسمع عليا يلبِ بعمرة --------"[2]

"مجھ کو خبر دی عمران بن یزید نے وہ کہتے ہیں 'ہم سے بیان کی عیسیٰ نے اور وہ یونس کے بیٹے ہیں 'کہتے ہیں 'کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا وہ مسلم بن بطین سے راویت کرتے ہیں 'وہ علی بن حسین سے وہ مردان بن الحکم سے کہتے ہیں 'کہ میں بیٹھا ہوا تھا عثمان رضی اللہ کے پاس 'علی بن حسین نے بھی سے سنا وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں 'عمرہ کا۔۔۔۔۔"

اس حدیث میں مولانا ابو الحسن سندھی 'راوی علی بن حسین کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں 'کہ اس علی سے مراد زین العابدین ہے۔جیسا کہ فتح الباری میں بیان ہے۔"هو ذين العابدين كما فتح البارى "۔راوی کا ترجمہ کرتے وقت باپ کے نام سے تعین کررہے ہیں۔

راوی کی کنیت کا ذکر کرکے ابہام کی تصریح کرنا:

اگر حدیث کی سند میں راوی کا نام کسی بھی لحاظ سے وضاحت طلب ہو تو اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں اور اس میں مختلف اسلوب نظر آتے ہیں مثلا تلفظ کی وضاحت کرتے ہیں۔کتاب مناسک الحج کی حدیث زیر عنوان "مالا يجوز لمحر م وا كله من الصيد" میں اگر حدیث کی سند میں راوی کا نام کسی بھی لحاظ سے وضاحت طلب ہو تو اس کی وضاحت بھی کرتے ہیں اور اس میں مختلف اسلوب نظر آتے ہیں مثلا تلفظ کی وضاحت کرتے ہیں۔کتاب مناسک الحج کی حدیث زیر عنوان "مالا يجوز لمحر م وا كله من الصيد" میں راوی الصعب بن جثامہ 'ہے۔حدیث:

" عن الصحب بن جثامه ان النبی اقبل ۔۔۔"الخ[3]

"صحب بن جثامۃ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم آئے۔۔۔"

مصنف حاشیہ صحب بن جثامۃ کی تصریح میں کنیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔"بجیم مفتوحة ثم ثاء مثلثة مشددة "[4]
یعنی جیم جثامۃ کے جیم پر فتحہ ہے'اور ث پر شد ہے۔ یہاں والد کے نام کے تلفظ کو واضح کیا گیا ہے تا کہ ابہام نہ رہے۔

حدیث میں مجہول نام کی وضاحت بلحاظ راوی:

اس کی مثال باب القراة فی المغرب بقصار المفصل کی حدیث کی وضاحت میں ملتی ہے۔

" اخبرنا محمد بن بشار حد ثنا عبد الرحمان حدثنا زائده عن منصور عن هلال بن يساف عن ربيع بن خيثم عن عمروميمون بن ابی ليلیٰ عن امراة ان ابی ايوب عن النبی قال قل هو الله احد ثلث القرآن قال ابو عبد الرحمان ما اعرف اسناد اطول من هذا"[5]

"مجھ کو خبر دی محمد بن بشار ہم سے بیان کیا عبد الرحمان ہم سے بیان کیا زائدہ نے وہ منصور سے وہ ھلال سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ربیع بن خیثم سے'وہ عمرو بن میمون سے وہ ابن ابی لیلیٰ 'سے وہ ایک عورت سے وہ ابی ایوب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں قل ھو اللہ احد۔ قرآن کا تہائی حصہ ہے۔ ابو عبد الرحمان کہتے ہیں'میں نہیں جانتا اس سے زیاد کوئی طویل سند اس حدیث کی۔"

اس حدیث کی سند میں ایک نام امر آۃ'آیا ہے'اس امراۃ کی وضاحت میں ابو الحسن سندھی لکھتے ہیں'کہ امراۃ سے مراد امراۃ ابی ایوب ہے۔ ابی ایوب کی بیوی مراد ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہا گر کہیں مجہول نام ہو تو اسکی وضاحت بھی کر دیتے ہیں۔" راوی کے نام میں ابہام کی وضاحت، پیش روشارحین کی تقریر سے :

اگر سند میں کسی راوی کے نام میں وضاحت مقصود ہو تو اس کی وضاحت بھی فرماتے ہیں۔ اور اپنے سے پہلے شارحین کے اقوال میں سے قول بھی پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب الزینہ کی حدیث "الزعفران" کے عنوان کے تحت ہے۔

" اخبرنا ابو عبيدة بن ابی السفر ---- عن محمد بن علی قال سالت عائشة كان رسول الله ﷺ يتطيب قالت نعم---- ۔"[6]

"ہم کو خبر دی ابو عبیدہ بن ابی السفر نے جو عبد الحمد بن عبد الوارث سے روایت کرتے ہیں۔
ہم کو بیان کیا عبد اللہ بن عطاء الھاشمی نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن علی سے کہتے ہیں۔
میں نے سوال کیا عائشہؓ اللہ عنھا سے کیا'آپ ﷺ خوشبو لگاتے تھے'انہوں نے جواب دیا ہاں۔۔۔۔۔"الخ

اس حدیث میں "محمد بن علی "کا نام ہے اس کی تصریح میں ابی الحسن فرماتے ہیں۔ کہ امام حافظ (ابن حجر) نے فرمایا۔

" هو ابن الحنفيه و انما محمد بن علی بن الحسين فلمه يدرک عائشة"

"اس سے مراد محمد بن حنفیہ ہیں'اور بہر حال محمد بن علی بن حسین نے تو عائشہ کو پایا ہی نہیں تھا'یعنی اس سے محمد علی بن حسین مراد نہیں ہیں۔"

سند میں ہم نام راویوں کی وضاحت میں اسلوب:

"باب السجود فی اذا السماء انشقت" کی حدیث ہے۔

" اخبرنا اسحاق بن ابراہیم اخبرنا سفيان عن ايوب بن موسیٰ عطاء بن منياء ۔ عن ابی هريره ووكيع عن سفيان عن ايوب ابن موسیٰ عن عطاء بن ميناء عن ابی هريرة قال سجدت مع رسول ﷺ فی اذا السماء انشقت"۔[7]

"ہم کو اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی ہم سفیان نے ایوب بن موسیٰ سے اور اس نے عطاء بن میناء سے خبر دی (اور) وہ ابی ھریرہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ سفیان سے سفیان ایوب سے ابن موسیٰ سے وہ عطاء بن میناء سے وہ وہ ابی ھریرۃ سے روایت کرتے ہیں'کہتے ہیں ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ ﷺ

کے ساتھ اذا السماء انشقت میں۔"

اس حدیث میں راوی "ووکیع عن سفیان" کے بارے میں ابہام دور کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔(ووکیع عن سفیان) کہ وکیع کا عطف سفیان پر ہے۔(وکیع معطوف اور سفیان معطوف علیہ ہے) اور اس سے مراد عینیہ ہے (سفیان بن عینیہ) اور جس نے روایت کیا وکیع سے (تو) اس سے مراد ثوری ہے۔یعنی سفیان سے مراد ابن عینیہ اور وکیع سے مراد اس حدیث میں دو سفیان ہیں سفیان یعنی جس سے اسحاق بن ابراہیم روایت کرتے ہیں اور دوسرا سفیان ثوری جس سے وکیع روایت کرتے ہیں ۔حاشیہ کے الفاظ یہ ہیں۔"ووکیع فالمراد الثوری"۔اور وکیع اس سے مراد ثوری ہے۔

راوی کے نام کی وضاحت کنیت سے اور سماع کی تصریح وتوثیق میں اسلوب:

کتاب الجہاد کے باب وجوب الجہاد میں حدیث ہے جو دو اسناد کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

" اخبرنا محمد بن عبد الاعلی قال حد ثنا معتمر قال سمعت عمراً عن الزهری قال قلت عن سعید قال نعم قال نعم عن ابی هریرة ۔ --- قال قال رسول الله ﷺ بعثت ۔ بجوامع الكلم ونصرت بالرعب ----[8]لخ

"ہم کو خبر دی گئی محمد بن الاعلی کہتے ہیں ہم سے بیان کیا معتمر نے کہتے میں نے انس زھری سے کہا میں نے کہا سعید سے کہتے ہیں ہاں (یعنی) کہا ہاں ابی ھریرہ س ے۔فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا اور میری نصرت رعب سے کی گئی۔"

اس حدیث کی وضاحت میں مصنف لکھتے ہیں۔"(نعم عن ابی هریرة) ای قال الزهری نعم عن سعید بن المسیب راویاً عن ابی هریرة ------"

"یعنی زہری نے سعید بن مسیب سے اور سعید نے ابی ہریرہ سے سنا"

اس وضاحت میں ابی الحسن نے دو ابہام رفع کیے ہیں

1۔ کہ زہری نے جس سے سنا وہ سعید بن مسیب تھا۔

2۔ دوسرا سعید بن مسیب کے سننے کی تائید وتوثیق کی کہ اس نے ابی ھریرۃ سے سنا تھا۔

راوی کے نام میں کنیت کی وضاحت گرائمر کے لحاظ سے:

اگر کسی راوی کی کنیت میں گرائمر کے لحاظ سے اعرابی لحاظ سے یا مصغر یا مکبر ہونے کے لحاظ سے کسی وضاحت کی ضرورت ہو'تو وہ بھی مصنف حاشیہ سندھی کر دیتے ہیں۔جیسا کہ کتاب البیوع کے باب "باب دیة المراة" کی حدیث ہے جس میں نام "عبید ابن نضیلة" آیا ہے۔حدیث کے الفاظ ہیں:

"اخبرنا علی بن محمد ابن علی قال حد ثنا ---- عن عبید بن نضیله عن المغیره بن شعبة ان امراة ضرتها بعمودفسطاط فقتلتها و هوحبلی فا تی النبی ﷺ علی عصبة القاتلة بالدیة -----"۔ الخ[9]

"ہم کو خبر دی علی بن محمد نے کہتے ہیں'ہم سے بیان کیا خلف نے۔۔۔ہم سے بیان کیا زائدہ نے منصور کی روایت سے'اس نے ابراہیم سے روایت کیا اور عبید بن نضلیہ سے روایت کیا'مغیرہ بن شعبۃ سے'کہ بے شک ایک عورت نے کوکھ پر خیمہ کی لکڑی ماری اور حاملہ تھی اور اس کو قتل کر دیا (دوسری عورت کو) پس یہ معاملہ آپ ﷺ کے پاس آیا'تو آپ ﷺ نے قاتلہ کے عصبات پر دیت لاگو کی۔۔۔"۔الخ

اس روایت میں عبید بن نضیلہ نام میں کنیت کا ذکر تصغیر سے ہے۔چنانچہ صاحب حاشیہ فرماتے ہیں'کہ اسکی اسمیں دو لغتیں ہیں۔""بالتکبر وفی بعض النسخ عبید الله بالتصغیر قال وهما صحیحا ن فعبد الله و عبید الله اخوان وهما ابناء عبد الله بن الاصم وكلا هماروی عن عمه یزیدبن الاصم ونص نووی علمان الرواة عن النسائی اختلفو ا فراوه عنه بالتكبر وبعضهم بالتصغیر" "یہ اسم مکبر یعنی عبداللہ بھی ہے اور مصغر بھی ہے عبید اللہ کہتے ہیں کہ دونوں لغات درست ہیں۔اور عبد اللہ اور عبید اللہ دونوں بھائی ہیں۔اور عبید اللہ بن اصم کے بیٹے ہیں۔اور دونوں اپنے چچا یزید بن الاصم سے روایت کرتے ہیں۔اور نووی فرماتے ہیں کہ نسائی سے روایت کرنے والوں نے اس نام میں اختلاف کیا'بعض نے مکبر اور بعض نے مصغر روایت کیا۔"

ابی الحسن سندھی اس حدیث کی سند میں راوی پر ترجمہ کرتے ہوئے مختلف نکات پیش کر رہے ہیں۔

1۔ نام کی وضاحت تصغیر اور تکبیر کے حوالہ سے اور فرماتے ہیں کہ دونوں صورتیں درست ہیں۔

2۔ راوی کے نام اور بھائی اور باپ اور چچا کی تصریح بھی کرتے ہیں اور چچا سے سماع کی وضاحت میں فرماتے ہیں' کہ دونوں چچا سے روایت کرتے ہیں۔ وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ " عن عبيد بن نضيله " بالتصغير فيها ويقال ابن نضله بالتكبير ۔ " بفتح نون سكون ضاد"یعنی عبید بن نضیلہ میں نضیلہ تصغیر کے ساتھ ہے اور کہا گیا ہے' کہ نضلۃ تکبیر کے ساتھ بھی ہے (یعنی مکبر) نون پر فتح ہے۔ نضلۃ اور ضاد پر سکون ہے۔

راوی کے نام ساتھ باپ، بھائی کی تصریح اور چچا سے سماع کی وضاحت اور ترجمہ میں اسلوب:

روای کے نام کے ساتھ باپ، بھائی کی تصریح اور چچا سے سماع کی وضاحت کرتے ہیں۔ جیسا کہ۔ "باب التجافی فی السجود" کی حدیث ہے۔

"اخبرنا قتبة قال حد ثنا سفيان عن عبيد الله وهو ابن عبد الله بن عاصم عن عمه عن يزيدهو ابن الاصم۔۔۔ عن ميمونة ان النبی ﷺ كان اذا سجد تتجافى فی يدية ۔۔۔۔" الخ10"

ہم کو خبر دی قتبۃ نے کہتے ہیں' ہم سے بیان کیا، سفیان نے وہ عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں' وہ عبد اللہ بن عاصم کے بیٹے ہیں' وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں' وہ یزید سے جو اصم کے بیٹے ہیں۔ میمونہؓ سے روایت ہے' کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تھے' تو اپنے (گھٹنے) سے ہاتھ سے دور رکھتے تھے۔۔۔"

اس حدیث میں "سفیان عن عبد اللہ" کا ذکر ہے۔ جو عبد اللہ بن عاصم کے بیٹے ہیں۔

خلاصہ بحث:

اس تحقیق میں حاشیہ سندھی اور تراجم رواۃ کے مختلف مناہج کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا۔ مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ حاشیہ سندھی میں احادیث کی تشریح کے ساتھ رواۃ کے تعارف، نام و نسب، کنیت، شیوخ و تلامذہ اور علمی مقام سے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مؤلف نے ضرورت کے مطابق ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال سے استفادہ کرتے ہوئے رواۃ کی ثقاہت اور ضعف کو واضح کیا ہے۔ تحقیق سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ تراجم رواۃ کا منہج صرف تعارف تک محدود نہیں بلکہ سند کی علمی حیثیت اور حدیث کی قبولیت کے فہم میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ حاشیہ سندھی میں اختصار، جامعیت اور معتبر حدیثی مصادر سے استفادہ نمایاں خصوصیات ہیں۔ مختلف رواۃ کے بارے میں محدثین کی آراء کو سامنے رکھ کر ان کے علمی مقام کا تعین کیا گیا ہے۔ یوں حاشیہ سندھی حدیث کی شرح اور علم رجال کے درمیان ایک مضبوط علمی ربط پیدا کرتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ مطالعہ اس نتیجے تک پہنچتا ہے کہ حاشیہ سندھی کا منہج تراجم رواۃ حدیثی تحقیق کے اصولوں سے ہم آہنگ اور علمی اعتبار سے قابلِ قدر ہے، جبکہ اس کا مختصر اور جامع انداز طلبہ و محققین کے لیے خصوصی افادیت رکھتا ہے۔

مصادر و مراجع

[1] ۔ سندھی، ابو الحسن محمد بن الھادی، شرح السنن نسائی (کراچی: قدیمی کتب خانہ آرام باغ، س ن)، 2/285۔

[2] ۔ ایضا، 2/42۔

[3] ۔ ایضا، 2/24۔

[4] ۔ ایضا، 1/42۔

[5] ۔ ایضا، 1/155۔

[6] ۔ ایضا، 1/260۔

[7] ۔ سندھی، ابو الحسن، محمد بن الھادی السندی، شرح السنن النسائی (کراچی: قدیمی کتب خانہ آرام باغ، س ن) 1/152۔

[8] ۔ ایضا، 2/51۔

[9]۔ ایضا، 1/167۔

[10]۔ ایضا، 2/248۔

السندی، ابوالحسن محمد بن عبد الہادی۔ **حاشیۃ السندی علی سنن النسائی**۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ۔

النسائی، احمد بن شعیب۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ۔

المزی، یوسف بن عبد الرحمن۔ **تہذیب الکمال فی أسماء الرجال**۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ۔

الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ۔

ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ **تہذیب التہذیب**۔ حیدرآباد دکن: دائرۃ المعارف النظامیۃ۔

ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی۔ **تقریب التہذیب**۔ دمشق: دار الرشید۔

الخطیب البغدادی، احمد بن علی۔ **الکفایۃ فی علم الروایۃ**۔ بیروت: المکتبۃ العلمیۃ۔

ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن۔ **مقدمۃ ابن الصلاح فی علوم الحدیث**۔ بیروت: دار الفکر۔

السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن۔ **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**۔ ریاض: مکتبۃ الکوثر۔

ابن ابی حاتم الرازی، عبد الرحمن بن محمد۔ **الجرح والتعدیل**۔ بیروت: دار إحیاء التراث العربی۔

ابن حبان، محمد بن حبان۔ **الثقات**۔ حیدرآباد دکن: دائرۃ المعارف العثمانیۃ۔

العجلی، احمد بن عبد اللہ۔ **معرفۃ الثقات**۔ مدینہ منورہ: مکتبۃ الدار۔

ابن عدی، عبد اللہ بن عدی۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال**۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ۔

ابن سعد، محمد بن سعد۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت: دار صادر۔

الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ۔